بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

تشحیذ الاذہان

بابت ماہ اپریل ۱۹۱۸ء

شیعہ مجتہد کی قرآن دانی

سید علی الحائری مبیرے مخاطب ہیں

کسی شخص نے شیعوں کے سرکار شریعتمدار علامہ سید علی الحائری سے مسئلہ رجعت کا ثبوت پوچھا ہے۔ جس کا جواب آپ نے ذوالفقار ۲۲ فروری میں دیا ہے۔ لطف یہ کہ قرآن کی ایک آیت سے مسئلہ رجعت کو ثابت کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ پارہ ۲۰ رکوع ۲ میں آیا ہے۔ وَیَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ کُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ یُّکَذِّبُ بِاٰیٰتِنَا فَهُمْ یُوْزَعُوْنَ ۝ حَتّٰۤی اِذَا جَآءُوْ قَالَ اَکَذَّبْتُمْ بِاٰیٰتِیْ وَلَمْ تُحِیْطُوْا بِهَا عِلْمًا اَمَّاذَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۔ اور سورہ کہف میں فرمایا۔ وَحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا۔ پہلی آیت کا یہ مطلب ہے۔ کہ ہم ہر امت سے ان لوگوں کی ایک جماعت نکالینگے۔ جو ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے ہیں۔ پھر وہ جمع کئے جائینگے۔ یہاں

تک کہ جب وہ حساب کی جگہ میں آئینگے۔ اللہ فرمائیگا۔ کیا تم نے میری آیتوں کو جھٹلایا تھا حالانکہ تمہیں ان کا علم نہ تھا۔ آیا تم کیا کرتے تھے۔ اور دوسری کا یہ کہ ہم ان کو جمع کرینگے۔ اور ان میں سے کسی کو بھی نہ چھوڑینگے۔ مجتہد صاحب فرماتے ہیں کہ پہلی آیت میں بعض کی بعثت کا ذکر ہے۔ اور دوسری میں کل کی بعثت کا۔ یہ تناقض رفع نہیں ہو سکتا۔ جب تک اسبات پر ایمان نہ لائیں۔ کہ پہلی آیت میں جس بعثت کا ذکر ہے۔ وہ دُنیا میں ہو گی۔ اور دوسری بعثت قیامت میں۔ اسکے متعلق گذارش کرتا ہوں:۔

عقیدۂ رجعت کا ماحصل یہ ہے کہ مہدی منتظر کے ظہور کے وقت اسکے محبوں کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔ تاکہ اس کی نصرت و اعانت کا ثواب انہیں حاصل ہو۔ اور مہدی کی حکومت کے ظہور سے وہ خوش ہوں۔ دوسری طرف اس کے دشمنوں میں سے ایک جماعت کو زندہ کیا جائے گا۔ تا مہدی ان کو سزا دے۔ اور وہ مہدی کے محبوں کے ہاتھوں سے قتل کئے جائیں ؛

اس بارے میں مجتہد صاحب کا استدلال آیت مذکورہ بالا سے بوجوہات منقوض ہے:۔

اوّل۔ یہ عقیدہ ان آیات قرآنی کے مخالف ہے۔ اللہ یتوفی الانفس حین موتھا والتی لم تمت فی منامھا فیمسک التی قضی علیھا الموت ویرسل الاخری الی اجل مسمّی۔ (پارہ ۲۴۔ الزمر ع ۱) یعنے اللہ تعالےٰ رُوح قبض کرتا ہے۔ موت کے وقت۔ اور جو نہ مرے ان کی سونے کی حالت میں۔ پھر جسکی موت مقدر ہے۔ اس کی رُوح روک لیتا ہے۔ اور جس کی موت مقدر نہیں۔ اسے میعاد معین تک چھوڑ دیتا ہے۔ اس آیت سے ثابت ہوا۔ کہ جو مر جاتے ہیں۔ اُن کی رُوح روک لیجاتی ہے۔ اور پھر دوبارہ اس دنیا میں نہیں بھیجی جاتی۔ (۲) ومن ورائھم برزخ الی یوم یبعثون۔ (پارہ ۱۸۔ المومنون رکوع ۶) اور ان مرنے والوں کے آگے ایک پردہ ہے۔ جو قیامت کے دن تک کھچا رہے گا؛

پس ان صریح نصوص محکم آیات کی موجودگی میں یہ عقیدہ قطعاً باطل ہے کہ بعض مردے اس دنیا میں پھر لوٹ کر آئینگے۔ اور دوبارہ اسی عالم میں زندہ کئے جائینگے ؛

دوم۔ شیعہ قائل ہیں کہ احباء و اولیاء مہدی ہی زندہ ہوں گے۔ لیکن اس آیت کے جیسا کہ

ممن یکذب بآیاتنا سے ظاہر ہے۔ اگر بطور محال مان بھی لیا جاوے۔ تو صرف مکذبین بایات اللہ کی رجعت پر استدلال ہو سکتا ہے (گو وہ استدلال فی نفسہ باطل ہے)۔

سوم۔ اس آیت میں نحشر من کل امۃ فوجا ہے۔ جس سے لازم آتا ہے۔ کہ اگر مہدی کے وقت میں رجعت ہوگی۔ تو ہر ایک اُمت میں سے ایک جماعت کی ہوگی نہ صرف مسلمانوں میں سے ایک جماعت کی۔ اور شیعہ اسکے قائل نہیں۔ کہ حضرت آدم سے نبی کریمؐ کی اُمت تک ہر ایک اُمت میں سے کچھ لوگ زندہ کئے جائینگے ؛

چہارم۔ یہاں لفظ حشر ہے۔ جسکے معنے جمع کرنے کے ہیں۔ آیت میں کوئی ایسا لفظ موجود نہیں۔ جس سے زندہ کرکے دنیا میں واپس لوٹانا مراد لیا جائے ؛

پنجم۔ اگر اس آیت سے رجعت پر استدلال کیا جائے۔ تو زمانۂ مہدی کا یہاں کونسا ذکر ہے۔ حالانکہ شیعہ اسکے واسطے زمانۂ مہدی کو معین کرتے ہیں ؛

ششم۔ آیت میں جن لوگوں کے حشر کا ذکر ہے۔ ان کی موت کا کہیں ذکر نہیں۔ اگر اس آیت میں رجعت بزمان مہدی کا ذکر ہوتا۔ تو ان کی موت کا بھی کہیں ذکر چاہیئے تھا۔ کیونکہ زمانہ مہدی قیامت سے بہت پہلے ہے ؛

ہفتم۔ دعویٰ کیا جاتا ہے۔ کہ خاص دشمنانِ مہدی کی رجعت ہوگی۔ لیکن آیت میں ممن یکذب بآیاتنا عام ہے ؛

ہشتم۔ حشر کے بعد یہ نہیں لکھا۔ کہ وہ دنیا میں واپس کئے جائینگے۔ اور شیعہ دنیا میں رجعت کے قائل ہیں۔ حالانکہ آیت بتا رہی ہے۔ کہ ان کا حشر کرکے ان کو موقف حساب کی طرف لے جائینگے نہ کہ دنیا کی طرف۔ چنانچہ الفاظ یہ ہیں :- فھم یوزعون حتی اذا جاءو۔ اور تفسیر شیعہ مجمع البیان میں لکھا ہے۔ ای الی موقف الحساب (یعنے حساب کی جگہ بلائے جائینگے ؛

نہم۔ اس آیت میں جس حشر کا ذکر ہے۔ اسکے بعد جو واقعہ پیش آنا ہے۔ اس کی نسبت اگلی آیت میں یہ بتایا گیا ہے۔ قال اکذبتم بآیاتی ولم تحیطوا بھا علماً یعنے خدا ان سے کہے گا۔ تم نے میری آیات کی تکذیب کی۔ لیکن مدعیان رجعت

کہتے ہیں۔ کہ جمع کئے جانے کے بعد مہدی اور اسکے اصحاب ان لوگوں کو قتل کرینگے۔

دہم ۔ اما ذا کنتم تعلمون اور وقع القول علیھم بما ظلموا فھم لا ینطقون کے الفاظ بتا رہے ہیں کہ یہ حشر قیامت کے متعلق ہے ؀

یازدہم ۔ ممن یکذب بآیاتنا کی آیت سے جو مُراد اہل سنت لیتے ہیں وہی مُراد شیعہ کی دوسری جماعت لیتی ہے ۔ جیسے کہ مجمع البیان میں لکھا ہے ۔ من قال ان قوله ویوم یحشر من کل امة المراد به یوم القیٰمة قال المراد بالفوج الجماعة من الرؤساء والمتبوعین فی الکفر ۔ حشروا وجمعوا لاقامة الحجة علیھم یعنے جو کہتا ہے کہ ویوم یحشر سے مُراد یوم القیٰمة ہے ۔ وہ فوج سے مُراد رؤسار کفار لیتا ہے ۔ جو اقامت حجت کے لیے جمع کئے جائینگے ؀

دوازدہم ۔ جو لوگ رجعت کے قائل ہیں ۔ وہ بھی اب بات کو مانتے ہیں کہ اس آیت سے رجعت ثابت نہیں ہوتی ہے ۔ چنانچہ مجمع البیان میں ہے ۔ ان الرجعة لم تثبت بظواہر الاخبار المنقولة فیتطرق التاویل علیھا وانما المعوّل فی ذٰلک علی اجماع الشیعة الامامیة یعنے مسئلہ رجعت اجماع شیعہ سے ثابت ہے نہ کہ قرآن و حدیث سے ۔ اس سے ظاہر ہے ۔ کہ کتاب و سنت سے یہ مسئلہ ثابت نہیں ۔ بلکہ شیعہ کے خانہ ساز اجماع سے جس کا آسانی سے یہ جواب دیا جاسکتا ہے ۔ کہ مخالفین کا اس بات پر اجماع ہے کہ ایسی رجعت نہیں ہوگی ؀

سیزدہم ۔ اس آیت سے ظاہر ہے ۔ کہ یہ حشر اس غرض سے ہوگا کہ اللہ تعالےٰ توبیخ کرے ۔ اور تکذیب پر انہیں ملامت ۔ لیکن یہ غرض حشر تو دنیا میں واپس لا کر بھیجا جانے کے بغیر بھی اس عالم آخرت ہی میں پوری ہو سکتی ہے ؀

چہاردہم ۔ شیعہ تو کہتے ہیں کہ یہ رجعت ان کو زیادہ سزا دینے کے لئے کی جائیگی لیکن حقیقتاً دیکھا جائے ۔ تو در اصل یہ سزا میں افاقہ ہے ۔ کیونکہ جب تک وہ عالم آخرت میں رہے ۔ عذاب شدید میں مبتلا تھے ۔ جب یہاں آئے تو اس عذاب سے افاقہ ہو گیا ۔ پس یہ نقمت نہیں ۔ نعمت ہے ؀

پانزدہم ۔ شیعہ کے سامنے جب آیت ربّ ارجعون عدم رجعت پر پیش کی جاتی ہے ۔ تو وہ کہتے ہیں ۔ کہ اِس آیت سے ان لوگوں کا عدم رجوع ثابت ہوتا ہے ۔ جن کو خدا تعالےٰ نے سزا کے طور پر ہلاک کر دیا تھا ۔ اور دوسروں کے عدم رجوع سے ان کی رجعت کی مخالفت نہیں نکلتی ۔ حالانکہ عقل اسکی مقتضی ہے ۔ کہ اگر دنیا میں دوبارہ زندہ کر کے لانا بطور سزا ہے ۔ تو ان کو ضرور زندہ کر کے لانا چاہیئے ۔ جن کو خدا نے بطریق سزا ہلاک کیا ۔ کیونکہ بڑے مکذّب وہی تھے ؛

شانزدہم ۔ ممن یکذب بآیاتنا کے الفاظ بھی بتا رہے ہیں ۔ کہ یہ حشر ان کا ہے ۔ جو رؤساء اور متبوعین فی الکفر تھے ۔ لیکن شیعہ اسکے برخلاف کہتے ہیں کہ بطور سزا ہلاک شدگان رؤسا ء مکذّبین کا یہاں ذکر نہیں ؛

ہفتدہم ۔ الذ بتم بآیاتی میں شیعہ مفسرین نے آیاتی سے مُراد ائمہ اہل بیت لئے ہیں ۔ اگر یہ صحیح ہے ۔ تو یوم نحشر من کل امّۃ فوجاً ممن یکذب بآیاتنا کی آیت سے رجعت قطعاً ثابت نہیں ہوتی ۔ کیونکہ ائمہ اہلبیت جو ہیں ۔ ان کا وجود تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ظاہر ہوا ہے ۔ لیکن جن مکذّبین بآیات اللہ کے حشر کا اس آیت میں ذکر ہے ۔ ان کے وقتوں میں تو ان ائمہ کا نام و نشان بھی نہ تھا ۔ انہوں نے ائمہ کی کونسی تکذیب کی جس کی سزا میں یہ رجعت ہوگی ؛

ہشتدہم ۔ خود شیعوں کی ایک جماعت اِسکے مخالف ہے ۔ چنانچہ تفسیر مجمع البیان طبرسی جلد ۴ صفحہ ۱۹۸ میں لکھا ہے ۔ ان جماعۃ من الامامیۃ تاولوا ما ورد من الاخبار فی الرجعۃ علی رجوع الدولۃ والامر والنھی دون رجوع الاشخاص واحیاء الاموات و اولوا الاخبار الواردۃ فی ذلک لما ظنوا ان الرجعۃ تنافی التکلیف ۔ یعنے امامیہ کی ایک جماعت اخبار در بارہ رجعت سے مُراد یہ لیتی ہے ۔ کہ مہدی کی سلطنت ہوگی ۔ اور اس کا امر نافذ ہوگا ۔ مُردوں کا زندہ ہونے سے دنیا میں آنا مراد نہیں ۔ کیونکہ رجعت مکلف ہونے کے منافی ہے ۔ باقی رہیں بعض اخبار و روایات جن کی نسبت کہا جاتا ہے ۔ کہ ان سے اس مسئلہ کی تائید ہوتی ہے ۔ سو اس کی نسبت ہم یہ کہتے ہیں کہ ان الزیدیۃ کافۃ منکرون لھذا

الدعوٰی انکاراً شدیداً وقد ردّ و ھا فی کتبھم علی اوجہ۔ مستوفی بروایات عن ائمۃ اھل البیت ایضاً تعارض روایات الامامیۃ۔ زیدیہ مسئلہ رجعت سے سخت منکر ہیں۔ وہ بھی ائمہ اہل بیت سے روایت کرتے ہیں۔ جو امامیہ کی روایات کے معارض ہیں۔ (روح المعانی جلد ۶ صفحہ ۲۱۶)

امید کرتا ہوں کہ جناب مجتہد صاحب اپنے استدلال پر نظر ثانی فرمائینگے۔ میں علمی ابحاث میں گالی گلوچ اور سخت الفاظ کو سخت ناپسند کرتا ہوں۔ اس لئے گذارش ہے کہ جو صاحب اس کا جواب لکھتے ہوئے اپنی عادت سے مجبور ہوں۔ وہ پہلے ایک نمبر میں جی بھر کر گالیاں دے لیں۔ اور دوسرے نمبر میں علمی بحث کریں۔ جناب مرزا احمد علی صاحب کو میں اسی واسطے جواب نہیں دیا کرتا۔ کہ وہ دشنام در کلام کالملح فی الطعام سمجھتے ہیں ؛

اختلاف مدارج کی وجہ

وہ مذہب بھی کچھ مذہب ہے۔ جسکی بنیاد محض ظنیات پر ہے۔ اختلاف مدارج انسانیہ میں بڑی بحث کی جاتی ہے۔ اور کہا جاتا ہے۔ کہ یہ جو ہم انسانوں میں اختلاف اور ان کے رنگ و روغن میں تفرقہ۔ ان کی صورت شکل میں تباین۔ انکے عادات وخصائل میں تضاد۔ ان کے مناقب و مناصب میں تخالف دیکھتے ہیں۔ اس کی مزدر کوئی مخفی وجہ ہے۔ جو اسکے سوا اور نہیں ہو سکتی۔ کہ یہ حالات کا۔۔ تخالف ضرور بطور سزا کے ہے۔ یعنے جو انسان آج ہمیں بدترین حالت میں نظر آتے ہیں۔ وہ آج ہی جامہ انسانیت میں نہیں آئے۔ بلکہ اس سے پہلے بھی انسان۔ آدم زادرہ چکے ہیں۔ لیکن اس انسانیت اور آدمیت کے عہد میں تمام سامان کامرانی ان کے موافق تھے۔ جن سے انہوں نے اچھے کام نہیں لئے۔ بلکہ انہیں بدی و بدکاری میں ضائع کر دیا اور کھو دیا۔ اسلئے آج ان کو پھر وہی انسانی جامہ اور آدم زادگی کا لباس پہنایا گیا ہے۔ اور وہ سب سامان چھین لئے گئے ہیں۔ کہ اسوقت انہوں نے اپنے تئیں ان کا اہل ثابت نہیں کیا تھا۔ آج ان کا اپنی حالت پر آنسو بہانا اور دوسرے بنی نوع کو خوش و